

## QUESTION:

What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue: If I adopted a four or five year old child will it be necessary for my wife to veil from him when he becomes bāligh and can he use my name as his surname and will the rulings concerning him become the same as those concerning my own son?

Questioner: Nawāz from England

## ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

Yes when this child becomes bāligh it will be necessary for your wife to observe sharī'ah veiling from him because he will be a non-mahram in relation to your wife. To place your name as this child's surname is not correct either because in our customary practise the name of the father is placed as the surname of the child and you are not his father. For you to place your name as his surname in place of his real father's name and to call him by attributing him towards yourself is against the teachings of the Qur'ān because Allāh (Most Transcendent) commands us to attribute children to their real fathers as is mentioned in the Qur'ān:

**“Call them with their father’s names - this is more suitable in the court of Allāh.”**

[Sūrah al-Ahzāb Verse 5]

For you to write your own name in place of his real father's name and make him apparent as your own son is to attribute him to other than his real father which is impermissible and this results in the curse of Allāh (Mighty and Glorious is He), His Angels and all mankind as is mentioned in the hadīth:

“Whoever attributed himself to other than his real father then upon him is the curse of Allāh, the Angels and all mankind. Allāh will not accept from him obligatory or voluntary deeds.”

[Kanz al-'Ummāl Hadīth 15309]

In a second hadīth the Prophet ﷺ said:

“Whoever attributed himself to other than his real father whereas he is knowing then Jannāh is forbidden for him.”

[Sahīh al-Bukhārī, Sahīh Muslim, Sunan Abī Dāwūd, Sunan ibn Mājah]

It is mentioned in Fatāwā Fayd al-Rasūl that when there is this warning for the one who attributes himself to other than his own father then the one who attributes someone else to other than that person's own father is even more deserving of this warning.

For this reason you can adopt someone else's child but his original father's name should be written on certification and other documentation and the child should be attributed towards his own father and the rulings concerning him cannot be the same as the rulings concerning your own son.

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم  
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

**Answered by Muftī Qāsim Ziā al-Qādrī**

Translated by Ustādh Ibrār Shafī

بچے کو اڈوپ کر کے اس کے سرنیم کی جگہ اپنا نام لکھنا کیسا  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر میں چار سے پانچ سال کے بچے کو اڈوپ کروں تو کیا اس کے بالغ ہونے پر میری بیوی کو اس سے پردہ کرنا ضروری ہو گا اور کیا وہ میرا نام سرنیم کے طور پر استعمال کر سکتا ہے اور اس کے احکام وہی ہوجائیں گے جو میرے بیٹے کے ہوتے ہیں؟

سائل: نواز (انگلینڈ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الثُّورَ وَالصَّوَابَ

جی ہاں! اس بچے کے بالغ ہونے پر آپ کی بیوی کا اس سے شرعی پردہ کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ آپ کی بیوی کا نامحرم ہے۔ اس بچے کا سرنیم آپ کے نام پر رکھنا بھی درست نہیں کیونکہ ہمارے عرف میں والد کا نام بچے کے سرنیم کے طور پر لکھا جاتا ہے اور آپ اس کے والد نہیں ہیں۔ اس بچے کے حقیقی والد کے نام کی جگہ پر آپ کا اپنا نام لکھنا اور اس کو آپ سے منسوب کر کے پکارنا قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں بچوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کرنے کا حکم فرماتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: اُدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ بُوَ أَفْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ۔ انہیں ان کے اصل باپ ہی کی طرف منسوب کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔

[احزاب:5]

آپ کا اس کے حقیقی والد کے نام کی جگہ پر اپنا نام لکھنا اور اپنا بیٹا ظاہر کرنا اسے اس کے حقیقی والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا ہے جو کہ ناجائز اور اللہ عزوجل، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت کا موجب ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: "مَنْ ادَّعى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا"

جو شخص اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے۔ اس پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

(کنز العمال، کتاب الدعوی، باب دعوی النسب ولحاق الولد، الحدیث ۱۵۳۰۹، ج ۶، ص ۷۸)  
دوسری حدیث میں ارشاد ہوا: " **مَنْ ادَّعى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ**" جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے  
حالانکہ وہ جانتا ہو اس پر جنت حرام ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی ۲ / ۶۱۹ / صحیح مسلم کتاب الایمان باب حال من رغب عن ابیه وهو  
يعلم ۱ / ۵۷)  
(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ ۲ / ۳۴۱ / سنن ابن ماجہ کتاب الحدود  
ص ۱۹۱)

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے کہ جب اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی  
نسبت کرنے والے کے لیے یہ وعید ہے تو جو شخص کسی کو اس کے باپ کے  
سوا کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے تو وہ بدرجہ اولیٰ اس وعید کا مستحق  
ہے۔

[فتاویٰ فیض الرسول ج 2 ص 714]

لہذا آپ کسی کا بچہ آڈوپ تو کر سکتے ہیں مگر سرٹیفکیٹ وغیرہ پر اس کے  
اصل والد ہی کا نام لکھا جائے اور بچہ کو بھی اصل والد کی طرف ہی منسوب  
کیا جائے اور اس بچے کے احکام وہ نہیں ہو سکتے جو آپ کے حقیقی بیٹے  
کے ہوتے ہیں۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

خادم دارالافتاء یو کے

Date:05 -01-2020